REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳ | ۱۳ اصلح ۱۳۲۸ ہش | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۸ ھ | ۱۳ جنوری ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۲ اصلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سروے آف انڈیا کے سامان کی تقسیم کا معاملہ

بین المملکتی کانفرنس میں زیر غور ہے

کراچی ۱۲ جنوری آج بھی بین المملکتی کانفرنس کا اجلاس جاری رہا۔ اور پناہ گزینوں کی جائداد کے مسئلہ پر بحث جاری رہی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جلد ہی اس سلسلے میں عارضی سمجھوتے کے مسودے کو آخری شکل دے دی جائے گی۔ آج اس مسئلے پر تین گھنٹے تک بحث جاری رہی۔ کانفرنس کی مقرر کردہ سب کمیٹی نے آج محکمہ سروے آف انڈیا کے سامان کی تقسیم کے معاملہ پر غور کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ زمین کی پیمائش کرنے بلند جگہوں کو ماپنے وغیرہ کے تمام آلات برعظیم ہند کی تقسیم کے وقت ہندوستان کے علاقوں میں رہ گئے تھے اب اُن کی تقسیم کا سوال زیر غور ہے امید ہے کہ اس سلسلے میں سب کمیٹی آج اپنی رپورٹ مکمل کر لے گی۔

گذشتہ مئی میں اشیاء کے تبادلے کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس سے پیدا شدہ اقتصادی اور مالی مسائل پر بھی کانفرنس میں غور کیا جا رہا ہے۔

سندھ میں جنگلات اُگانے کی وسیع سکیم

ایندھن کی مشکلات کو حل کرنیکی کوشش

کراچی ۱۱ جنوری حکومت سندھ نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس کے ذریعے بالائی سندھ کے علاقہ میں پچاس ہزار ایکڑ بنجر زمین کو جنگلات میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سکیم کے مکمل ہونے کے بعد سندھ کی پچیس فی صدی بنجر زمین جنگلات کی شکل اختیار کر لے گی۔ اسوقت اس سلسلے میں صرف دو فیصدی زمین زیر استعمال ہے۔ سکیم کی تکمیل کے بعد نہ صرف سندھ اور بلوچستان کیلئے ایندھن کا مسئلہ حل ہو جائیگا بلکہ مغربی پنجاب کو بھی ایندھن کی فراہمی کے سلسلے میں امداد دی جایا کرے گی۔

چیانگ کے وزراء بھاگ جانیکی تیاریاں کر رہے ہیں

نانکنگ ۱۲ جنوری چونکہ امن کی امیدیں ختم ہو رہی ہیں۔ اور دریائے ینگسی پر اشتراکی حملے کی اسکیم پر عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔ اس لئے یہ کہا جاتا ہے کہ مارشل چیانگ کائی شیک کے وزراء اور بڑے سرکاری ملازمین نانکنگ اور شنگھائی سے ایک لمحہ کی اطلاع پر بھاگ جانیکی تیاریوں میں مشغول ہیں۔ فارموسا میں حکومت کا صدر مقام بنانے میں سرعت سے کام لیا جا رہا ہے۔ فارموسا کے نئے گورنر جنرل چن چیانگ نے اعلان کیا ہے کہ اس جزیرے کو اشتراکیوں کے ایشیا میں مزید اثر کو روکنے کے لئے قلعہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ اشتراکیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے سچاؤ کے جنوب میں تمام کی تمام قوم پرست فوجوں کا صفایا کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان فوجوں کی تعداد ۰۰۰، ۱۵ لاکھ تھی (اسٹار)

امریکہ کی طرف سے مہاجرین فلسطین کی مدد

واشنگٹن ۱۲ جنوری۔ صدر ٹرومین نے امریکن کانگرس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایک کروڑ سات لاکھ ڈالر کی رقم منظور کرے تاکہ فلسطین کے مہاجروں کی مدد کی جائے۔

ایندھن کے کارخانے میں دھماکہ

پٹنہ ۱۲ جنوری۔ ایک ایندھن کے کارخانہ میں دھماکہ ہونے کے باعث ۲۔ اشخاص ہلاک اور ۲۲ شدید طور پر مجروح ہوئے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ جان بوجھ کر کارخانے کو تباہ کیا گیا ہے دیگر کارخانوں میں مناسب حفاظتی اقدام کئے جا رہے ہیں۔

خواجہ ناظم الدین مشرقی بنگال کا دورہ کرینگے

کراچی ۱۲ جنوری الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان کو مشرقی پاکستان کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہونگے آپکا یہ دورہ دو ہفتے تک جاری رہیگا۔

۲۰ جنوری کو مسٹر لیاقت علیخاں لاہور آئینگے

کراچی ۱۲ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ جنوری کو مسٹر لیاقت علیخاں وزیر اعظم پاکستان لاہور تشریف لائینگے آپ دس دن تک مغربی پنجاب کا دورہ کرینگے

امریکی نمائندہ انڈونیشیا کی حمایت میں

لیک سکیس ۱۲ جنوری۔ سلامتی کونسل کے اجلاس میں امریکی مندوب نے انڈونیشیا کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ولندیزی فوج کو ہٹا لیا جائے۔ اور انڈونیشیا کو آزادی کے اختیارات منتقل کرنے کی تاریخ معین کر دی جائے۔

برطانیہ اور اسرائیل کے جھگڑے میں ٹرکی ثالث بنیگا؟

استنبول ۱۲ جنوری۔ برطانیہ اور اسرائیل کے درمیان نزاع کے اچانک طول پکڑ جانے کی وجہ سے ٹرکی کے سیاسی حلقوں میں بہت تشویش پھیل رہی ہے۔ ٹرکی کا برطانیہ سے اتحاد۔ امریکہ سے گہری دوستی اور مشرق وسطیٰ میں عجلت کے ساتھ امن قائم کرنے کی خواہش نے ٹرکی کو نازک اور اہم حیثیت دے دی ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مفاہمتی کمیشن میں ترکی نمائندہ حسین یلچین کو نہ صرف عربوں اور یہودیوں کے درمیان ثالثی کرنی پڑے گی بلکہ برطانیہ اور اسرائیل کے درمیان بھی۔ وہ ۱۳ جنوری کو جنیوا جانیکی تیاری کر رہے ہیں (رائٹر)

یونیورسٹی ہال میں مشاعرہ

(سٹاف رپورٹر)

لاہور ۱۲ جنوری۔ آج یونیورسٹی ہال میں حافظ عبد المجید صاحب کمشنر لاہور ڈویژن کی صدارت میں مشاعرہ منعقد ہوا جس میں شرکت کرنے والے شعراء میں سے صابر دہلوی۔ ثاقب زیروی۔ حفیظ ہوشیارپوری اور پرنسپل تاثیر صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔

یہ مشاعرہ صرف مظلومین کشمیر کی امداد کیلئے منعقد کیا گیا تھا۔ مشاعرے کے لئے ٹکٹ سو روپیہ دس روپیہ اور ایک روپیہ تھا۔

مشاعرے میں اعلیٰ حکام کے علاوہ علمی و ادبی حلقوں کے شائقین نے بھی شرکت کی۔

اسرائیل اور برطانیہ کا تنازعہ

امن عالم کے لئے خطرہ ہے

لیک سکیس ۱۲ جنوری۔ قائمقام ثالث ڈاکٹر بنچ کے ہیڈ کوارٹر کی تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے یہودیوں اور مصریوں کے درمیان گفت و شنید ملتوی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ یہودیوں نے درخواست کی ہے کہ ان کا برطانیہ کے ساتھ جو تنازعہ شروع ہو گیا ہے اسے پہلے طے کیا جائے۔ کیونکہ یہ تنازعہ بین الاقوامی امن کے لئے فوری خطرہ کا موجب بن گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس تنازعہ کو جلد سے جلد طے کر دینا چاہیئے۔

اعلان تعطیل

کل مورخہ ۱۳ جنوری ۴۹ء بروز جمعرات عید میلاد النبی ؐ کی وجہ سے پریس بند ہو گا۔ اسلئے جمعہ کو اخبار شائع نہیں ہو سکے گا۔ (مینیجر الفضل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

آزاد خیال وزیر اعظم کی وفد پارٹی کی طرف سے تجویز

قاہرہ ۱۲ جنوری۔ وفد پارٹی نے کابینہ میں شامل ہونے کی دعوت کو قبول کر لیا ہے بشرطیکہ وزیر اعظم آزاد خیال ہو۔ اور اس کا تعلق کسی سیاسی پارٹی سے نہ ہو۔ مجوزہ وزیر اعظم موجودہ آڈیٹر جنرل اور سابقہ وزیر تعلیم اور اپیل سننے والی عدالت کے جج ہو ل گے۔ ان کا نام بہاؤ الدین ہے۔

آپ کی عمر اس وقت ۵۵ سال کی ہے معلوم ہوا ہے کہ وہ بہت آزاد خیال ہیں۔ بہت عمدہ سیاست دان ہیں۔ آپ برطانیہ اور مصر کی اعانت کے حامی ہیں۔ (اسٹار)

ہندوستان میں پاکستانیوں کی جائداد کے مفاد کی حفاظت

کراچی ۱۲ جنوری۔ میسرز غلام محمد حاضر لمیٹڈ نے ایک اجلاس طلب کیا ہے۔ اس میں ان پاکستانی باشندوں کی ایک ایسوسی ایشن کے قیام کے متعلق غور کیا جائے گا۔ جن کی جائداد ہندوستان میں ہے۔ جلسہ جمعرات کے دن ۱۱ بجے دن کو میسرز لمیٹڈ کے دفتر واقع موہتہ بلڈنگ میں منعقد ہو گا۔

ایسوسی ایشن کے مقاصد میں ان لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرنا شامل ہے۔ جن کی جائداد ہندوستان میں ہے (اسٹار)

پاکستان سے ہندوستان کو خام کپاس کی برآمد

کراچی ۱۲ جنوری۔ فروری اور اگست ۱۹۴۹ء کے دوران میں پاکستان سے ہندوستان کو دو لاکھ گانٹھ سے زیادہ خام کپاس کی گانٹھیں برآمد کی جائیں گی۔ حکومت پاکستان کے چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس نے ہندوستان کو کپاس برآمد کرنیوالوں کو درخواستیں بھیج دینے کی ہدایت کی ہے۔

کشمیری مہاجرین سے پاکستان کے وزیر مالیات کا وعدہ

راولپنڈی ۱۲ جنوری آج پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد کالا کیمپ میں گئے۔ جہاں انہوں نے مہاجرین کو یقین دلایا کہ حکومت ان کی مکمل امداد کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ انہیں کپڑے اور دوائیاں جلد از جلد بھیج دی جائیں گی۔

مسٹر غلام محمد جہلم بھی گئے۔ جہاں انہوں نے فوجیوں کے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اچھے سپاہی اور اچھے شہری بننے کی تلقین کی۔

وہائٹ ہوس میں یہودیوں کے خلاف سخت رویہ

لندن ۱۲ جنوری۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ برطانیہ نے یہ عزم کر لیا ہے۔ کہ جب روڈس میں یہودی نمائندے مصر کے ساتھ مذاکرات شروع کریں۔ تو ان پر یہ چیز اچھی طرح ظاہر کر دی جائے کہ ان کی ہٹ دھرمی اور انتہا پسندی اپنی انتہا کو پہونچ چکی ہے

نامہ نگار مزید رقمطراز ہے کہ برطانیہ کو یہ توقع ہے کہ امریکہ یہ دیکھتے ہوئے، کہ یہودیوں کی حد سے زیادہ خود اعتمادی کی وجہ سے ایک نازک صورت حال پیدا ہو گئی ہے، صیہونیوں کے خلاف سخت کارروائی میں برطانیہ کا ساتھ دے گا اور اسی اتحاد میں مجلس تحفظ کی کامیابی کی توقع پوشیدہ ہے اور اخبارات کی اطلاعات کے برخلاف برطانیہ نے ابھی تک مجلس کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کرنے کی اطلاعات نہیں کی ہے۔

اطلاع ہے کہ آج صبح آئندہ قدم اٹھانے سے قبل دفتر خارجہ کے اعلیٰ افسران صورت حال کا مطالعہ کر رہے تھے۔

اس دوران میں معمول کے مطابق مندرجہ ذیل واقعات ہوئے۔ مسٹر بیون مسٹر اٹیلی کے سامنے رپورٹ پیش کر رہے ہیں۔ جو بعد میں فوجی افسروں سے ملاقات کریں گے۔ مصری سفارت خانہ ہفتہ کے روز برطانوی وزارت خارجہ سے رابطہ قائم کرنے کے بعد آج پھر مذاکرات کر رہا ہے اور اس بات کا امکان ہے کہ آج یا کل یہاں سفارتی معیار پر برطانیہ اور مصر کی ایک کانفرنس منعقد ہو گی۔

امریکہ کی حالت

تل ابیب میں روسی نمائندہ نے جس عجلت سے اسرائیل کے وزیر خارجہ موشے شرتاک سے ملاقات کی اس کا یہاں نمایاں اثر پڑا ہے اور خیال ہے کہ امریکہ میں بھی اس کا بہت اثر پڑا ہے اطلاع ہے کہ برطانوی طیارہ کو مار گرانے کی وجہ سے جان بوجھ کر جو اشتعال دلایا گیا ہے۔ امریکہ اسکی بجا پر بہت خلجان اور خلفشار میں پھنس گیا ہے۔ لیکن ابھی تک یہ نہ معلوم ہو سکا کہ تل ابیب میں روسی نمائندہ کی نقل و حرکت نے امریکی احساس پر بھی کوئی اثر ڈالا ہے یا نہیں۔ بلا شبہ یہودیوں کے خلاف امریکہ کی کسی کارروائی کے ارادہ کی لندن میں اطلاع نہیں ہے۔ اگرچہ غیر سرکاری طور پر واشنگٹن سے ایک اقدام کرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

اس بات کی تصدیق نہ ہو سکی کہ اگر شرتاک اور بن گوریان نے روس سے فوری امداد کی درخواست کی۔ تو روس نے فوری طور پر امداد دینے کی آمادگی کا اظہار کیا ہے یا نہیں۔ اور یہ بات بھی مشکوک ہے کہ آیا خود روس اس وقت مشرق وسطیٰ کی جنگی نکتہ رزمگاہ سے اہم حیثیت کو چیلنج کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ کیونکہ اسکی وجہ سے امریکہ پھر فلسطین کے معاملہ میں برطانیہ کے ساتھ ہو جائے گا۔ اور روس امریکہ میں صیہونیوں کے دباؤ کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ اور وہاں صیہونی اس قدر طاقت رکھتے ہیں کہ وہ امریکہ کو شاید روس کی مرضی کے مطابق کام کرنے پر مجبور کر دیں۔

تل ابیب میں روسی تحریک کے متعلق یہ بات یقینی ہے۔ کہ شرتاک اور مولوٹوف ہر تبدیلی پر ایک دوسرے کو پورے طور پر مطلع رکھ رہے ہیں۔ لیکن اس بات کا انکشاف نہیں ہوا۔ کہ یہودیوں نے اپنے آپ کو اپنے کمیونسٹ دوستوں سے وعدے کر کے کس حد تک پابند بنا لیا ہے

یہ بات قابل ذکر ہے کہ برطانیہ میں صرف کمیونسٹ ہی برطانوی طیارہ کو گرا لینے اور برطانوی فوجوں کو عقابہ روانہ کرنے کے متعلق یہودی نظریہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ حقیقت میں اس وقت برطانوی کمیونسٹ یہودی پالیسی کی اس غلامانہ ذہنیت کے ساتھ حمایت کر رہے ہیں۔ جس طرح وہ روسی پالیسی کی کرتے ہیں۔ اس وقت کمیونسٹوں کی پالیسی یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اسرائیل کو فوری طور پر تسلیم کیا جائے۔ اور مسٹر بیون سے استعفیٰ دلوایا جائے۔ (اسٹار)

صوبائی لیگ کی کشمیر سب کمیٹی

لاہور ۱۱ جنوری۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی کشمیر سب کمیٹی کے ارکان کل صبح راولپنڈی جائیں گے۔ جہاں وہ پاکستان کے وزیر بے محکمہ نواب مشتاق احمد گورمانی اور آزاد کشمیر حکومت کے کابینہ کے ارکان سے کشمیری مہاجرین کو مناسب امداد دینے کے مسئلہ پر گفت و شنید کریں گے۔ یہ سب کمیٹی ۲۳ جنوری تک اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

دہلی کانفرنس کیلئے پاکستانی وفد ۔ چوہدری ظفر اللہ خاں قیادت فرمائیں گے

کراچی ۱۲ جنوری۔ ۲۰ جنوری کو دہلی میں انڈونیشی مسئلہ پر غور و خوض کیلئے ایشیائی ممالک کی جو کانفرنس ہو رہی ہے اس میں پاکستانی وفد کی قیادت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں فرمائیں گے۔ چوہدری صاحب ۱۹ جنوری کو دہلی روانہ ہوں گے۔

حیدر آباد کی متوازی حکومت قائم کرنے کے ارادے

کراچی ۱۲ جنوری۔ حکومت نظام کے سابق وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ نے ایک اخباری بیان میں انکشاف کیا۔ کہ وہ حیدر آباد کی متوازی حکومت قائم کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں اور اس چیز کو اس وقت عملی جامہ پہنایا جائے گا کہ جب وہ اقوام متحدہ کے آئندہ اجلاس کے بعد واپس کراچی آئیں گے۔

نواب معین نواز جنگ نے حیدر آباد کے تباہ شدہ مہاجرین کی دوبارہ آبادکاری کے سلسلہ میں کہا کہ پاکستان حیدر آباد کے مہاجرین کے مسئلہ کو عام مسائل کے ساتھ حل کرنے میں کوشاں ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ حیدر آباد کی ایجنسی جلد ہی حیدر آبادی مہاجرین کے لئے ایک کالونی بنانے والی ہے۔ جس میں غریب مہاجرین کے لئے معمولی شرح کرایہ پر رہائش کا انتظام کیا جائے گا۔ آخر میں جب نواب صاحب کی توجہ وزارت عظمےٰ بہاولپور پر تقرر کی خبر کے متعلق دلائی گئی۔ تو آپ نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔

لاہور کے ہندو ایڈووکیٹ غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے گئے

وزیر خارجہ پاکستان چوہدری ظفر اللہ خاں کے احتجاج کا نتیجہ

لاہور ۱۱ جنوری۔ لاہور کے مشہور ایڈووکیٹ مسٹر دیرسین ساہنی جنہیں حکومت مشرقی پنجاب نے گذشتہ ہفتہ گرفتار کر لیا تھا کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اور وہ آج لاہور واپس پہنچ گئے ہیں۔

یاد رہے کہ مسٹر ساہنی شملہ میں ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے جا رہے تھے کہ انہیں راستہ ہی میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ مسٹر ساہنی نے آج ایک بیان میں بتایا کہ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک پاکستانی باشندہ کی گرفتاری پر شدید احتجاج کیا۔ تو انہیں ۸ جنوری کو حکومت ہند کے احکامات کے ماتحت غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔ مسٹر ساہنی نے بتایا کہ اس سلسلہ میں حکومت مغربی پنجاب نے بھی حکومت مشرقی پنجاب سے احتجاج کیا تھا۔

پان اسلامک تجارتی کانفرنس

کراچی ۱۲ جنوری کراچی میں ہونے والی پان اسلامک کمرشل اینڈ انڈسٹریل کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے صدر مسٹر یوسف ہارون نے ۱۵ ارکان پر مشتمل ایک ایڈہاک کمیٹی قائم کر دی ہے۔ جو مجلس استقبالیہ کے ارکان بھرتی کرنے کے علاوہ ابتدائی انتظامات کرے گی مسٹر اے خالق پلاننگ سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل
۱۳ جنوری ۴۹ء

انسانی زندگی کو راہنمائی کی ضرورت

اس افتتاحیہ میں ہم ایک دوست کے مندرجہ ذیل سوال کا جواب عرض کریں گے۔

سوال۔ احمدیت (اسلام۔ راقم) کی نظر میں انسانی شعور اس قابل ہو سکتا ہے یا نہیں کہ وہ اپنی اندرونی روشنی سے اپنی راہ عمل متعین کرے؟

جواب میں عرض ہے کہ آپ نے اس کی تشریح میں تحریر فرمایا ہے، کہ "اللہ تعالے نے انسان کو اپنی قوت تخلیق کا شاہکار قرار دیا ہے لیکن یہ شاہکار عجیب ہے کہ اس سے کم درجہ کی اشیاء تو اپنی باطنی اور ذاتی ہدایت سے از خود ارتقاء کو تکمیل کی راہیں معلوم کر لیتی ہوں۔ مگر یہ شاہکار صاحب ایک قدم چل کر پھر گم کردہ راہ ہو جاتے ہیں۔"

کم درجہ کی اشیاء اور انسان میں آپ نے جو مقابلہ کیا ہے۔ وہ صرف باطنی ہدایات کے نقطۂ نظر سے کیا ہے۔ حالانکہ اس نقطۂ نظر سے بھی انسان کو حیوان پر بالبداہت فوقیت حاصل ہے لیکن اصل چیز جو دونوں میں فرق کرتی ہے۔ وہ انسان کی زندگی کے وسیع تر امکانات ہیں۔ حیوان کے جذبات محدود ہوتے ہیں۔ لیکن انسانی احساسات اور جذبات غیر محدود ہیں۔ اس لئے اس کی وسعت حیات کے امکانات بھی غیر محدود ہیں۔ آپ کے نزدیک تو ایک پتھر ایک گائے سے بہتر ہے۔ کیونکہ پتھر کوئی غلطی کرتا ہی نہیں اور ہمیشہ یکساں چلا جاتا ہے۔ اور اسکو اپنی بقا قائم رکھنے کے لئے کسی بیرونی چیز کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنی اندرونی قوتوں پر ہی قائم رہتا ہے۔ مگر گائے کا یہ حال نہیں۔ اسکو گھاس پانی ہوا کی ضرورت ہے۔ جو بیرونی چیزیں ہیں۔ اس طرح آپ کے نظریے کے مطابق تو گائے کو پتھر پر کوئی برتری حاصل نہیں۔ بلکہ وہ اس سے کم تر ہے۔ کیونکہ وہ بیرونی اشیاء کی محتاج ہے۔

لیکن آپ کے خیال میں اگر گائے بیرونی اشیاء کی محتاج ہونے کے باوجود پتھر پر فوقیت رکھتی ہے تو اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ انسان کو حیوانات پر کیا فوقیت ہے۔ حیوان کے جذبات محدود ہوتے ہیں۔ لیکن انسانی جذبات کا سمندر لا انتہا ہے۔ پھر دوسرے حیوانات تو آپ دیکھتے ہیں کہ نہ تو انفرادی ترقی کر سکتے ہیں نہ اجتماعی لیکن انسان دونوں کر سکتا ہے جس قدر انفرادی امکان ارتقا لامحدود ہے۔ اس سے بھی کہیں زیادہ نوعی یا اجتماعی امکان ارتقا لامحدود ہے۔ ایک انسانی بچہ کو بچپن میں امداد کی جو ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اپنی جوانی میں اس سے بالکل مختلف بیرونی امداد کا محتاج ہوتا ہے۔ کیونکہ اب زندگی اسکے سامنے نئے جذبات کا باب کھولتی ہے۔ پھر ادھیڑ ہونے پر اور بوڑھا ہونے تک نئی نئے ابواب جذبات اسپر کھلتے رہتے ہیں۔ یہ انفرادی حالتوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح اجتماعی ارتقا کا حال ہے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی تقریر "انقلاب حقیقی" پڑھیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بڑے بڑے دور جو اجتماعی زندگی پر آئے ہیں گیا ہیں۔ اسلام ہر دور کے نئے جذبات کی نگرانی کرتا ہے۔ اور انسان کے لئے صحیح راہ عمل بتاتا ہے۔

جذبات اپنی فطرت میں نہ اچھے ہیں نہ بُرے وہ صرف جذبات ہیں۔ اگر ان سے اچھا کام لیا جائے تو مفید ہوتے ہیں۔ ورنہ نقصان دیتے ہیں۔ جس طرح پانی اپنی ذات میں صرف پانی ہے۔ لیکن اگر اس سے پیاس بجھائی جائے۔ یا کھیتوں کی شادابی کا کام لیا جائے۔ تو اچھے نتائج پیدا کرتا ہے لیکن اگر کسی کو پانی میں غرق کر دیں تو نقصان دہ ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں اسی طرح ہیں۔ باوجود اسکے کہ سب جانتے ہیں کہ پانی میں غرق ہو کر آدمی مر جاتا ہے۔ پھر بھی لوگ ڈوبتے ہی رہتے ہیں۔ جس طرح زمین میں گندم یا دوسرے پھل پیدا کرنے کی قوت ہے لیکن جب تک انسان صحیح طریقوں سے پیداوار نہ کرے۔ تو نتیجے اچھے نہیں ہوتے۔ مثلاً یورپ کا کسان اچھے طریقے استعمال کر کے زیادہ پیداوار لیتا ہے۔ مگو پنجاب کا کسان بہت کم لیتا ہے۔ اسی طرح جذبات سے کام لینے کے لئے بھی قابلیت اور ہدایت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کبھی زمانے پر ایسا وقت آسکتا ہے۔ کہ جب انسان تمام مادی نعمتوں پر متسلط ہو جائیگا اور اسکو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہ رہے گی تو پھر کہا جا سکتا ہے۔ کہ انسانی شعور بھی اتنی ترقی کر سکے گا۔ کہ اسکو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہ رہے۔ لیکن بظاہر یہ ناممکن ہے جب مادی ارتقا کے لئے بیرونی امداد کی کوئی حد مقرر نہیں ہو سکتی۔ تو جذباتی دنیا کے انتظام کے لئے آپ کس طرح کوئی حد مقرر کر سکتے ہیں۔ حالانکہ جذباتی دنیا پر قابو پانا مادی دنیا سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔

ہم قرآن پاک کو اللہ تعالے کی آخری شریعت مانتے ہیں۔ چونکہ دنیا تمدن میں اس منزل کے قریب آ رہی تھی۔ کہ جب شریعت میں تحریف کے امکانات مفقود ہونے والے تھے۔ اور چونکہ اب ضرورت تھی، کہ تمام انسانی تخیلات کے پردوں کو چاک کر دیا جائے۔ اور حقیقت کا پورا چہرہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا جائے۔ اس لئے اللہ تعالے نے قرآن کریم میں تمام وہ تعلیم رکھ دی ہے۔ جو انسانی حیات کے آخری بلندی ارتقا تک کافی و وافی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اب کسی خدائی راہنمائی کی ضرورت نہیں رہی۔ انسانی طبیعت میں طوعی اعتدال و توازن پیدا کرنا صدیوں کی تربیت چاہتا ہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ جذبات کی تکمیل میں انسان ایک خاص لذت محسوس کرتا ہے۔ یہ لذت گویا بجلی ہے۔ جو جذبات میں قوت پیدا کرتی ہے۔ اب جس طرح آپ ظاہری بجلی سے صحیح کام لینے کے لئے کئی قسم کے ذریعے استعمال کرتے ہیں۔ کہ بجلی کی رَو کو قابو میں رکھ کر اس سے حسب مرضی کام لیا جا سکے۔ مثلاً آپ نے بلب تیار کئے ہیں کہ بجلی سے لگاتار روشنی حاصل کی جا سکے۔ ویسے بادلوں میں بھی بجلی روشنی تو کرتی ہے۔ مگر چونکہ وہ ہمارے قابو میں نہیں اس لئے اس سے ہم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح لذت جو جذبات کے ساتھ لگائی گئی ہے۔ اس کا صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اسکو کسی طور پر قابو میں رکھیں۔ اگر اسکو بادلوں کی بجلی کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے۔ تو کچھ وقت کے لئے وہ ہم کو افراط نشاط کی چوٹیوں پر پہنچا دے گی۔ عین اسی طرح جس طرح بادلوں کی بجلی آنکھوں کو چندھیا دیتی ہے۔ مگر اس افراط نشاط کا نتیجہ فائدہ کے الٹ نقصان ہوگا۔ اسی لئے اسلام نے بے اعتدالی کی روک تھام کے لئے اصول مقرر کئے ہیں۔

پھر آدمی کو جذبات میں قیام اعتدال کی عملی تربیت کے لئے جہاں اصولوں کی ضرورت ہے۔ وہاں ایسے نمونوں کی بھی ہمیشہ ضرورت ہے جو ان اصولوں پر چلکر انکی راہنمائی کریں۔ جب اکثریت حد اعتدال سے ہٹ جاتی ہے تو اللہ تعالے ایک انسان نمونہ بننے کے لئے ارسال کرتا ہے اسی کو رسول یا نبی کہتے ہیں۔ اگر یہ مانا جائے۔ کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے۔ اور یہ مکمل شریعت کا حامل ہے۔ تو پھر تو ایسے نمونوں کی بار بار آمد کی ضرورت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب ہم ایک بار یہ بات مان لیں کہ اللہ تعالے اپنے بندے نمونے کے لئے بھیجتا ہے جیسا کہ قرآن کریم پکار پکار کر کہہ رہا ہے تو پھر اس بات کا ماننا مشکل نہیں رہتا، کہ اب بھی اللہ تعالے اپنا بندہ بھیجکر قرآن کریم پر عمل کرنے کے لئے لوگوں کے لئے نمونہ بناتا ہے۔ تا آنکہ دنیا کی تربیت اس حد تک تکمیل پا جائے۔ کہ یہ دنیا بھی اعتدال و توازن کی جنت بن جائے۔

اگر ارتقا کو مانا جائے تو ارتقا کی ہر منزل کی راہنمائی بھی ماننی پڑے گی۔ جس طرح انفرادی حیات کا بچپن، جوانی ادھیڑپن اور بڑھاپا ہوتا ہے اسی طرح اجتماعی حیات کے بھی ارتقائی مدارج ہیں۔ جسطرح انفرادی حیات کے ہر موڑ پر ایک مشعل کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اجتماعی حیات کے ہر موڑ پر بھی ایک مشعل کی ضرورت ہے۔ ہر منزل کے اپنے اپنے الگ خطرے ہوتے ہیں۔ جن سے بچانے کے لئے الٰہی راہنما آتے ہیں۔

ہمتِ بلند

مے سزد اہلِ جستجو گر طلبند جاہ را
زحمتِ یک نفس دہد عظمتِ کوہ کاہ را

منظرِ حُسن میدہد شام و سحر صلائے عام
چشم کشا کہ تا شود شوقِ فزوں نگاہ را

گوہرِ جان و دل چرا ہیں ہوس نمی دہد
جائے زبہرِ یوسفے کس نگزید چاہ را

چوں بدل است عشق او نیست بعید گر کند
مشعلِ راہ کارواں در شبِ تیرہ آہ را

آگہ از روز خویشتن گردد اگر بزرگمہ
ذرۂ خاک بشکند پنجۂ مہر و ماہ را

دشمنِ دین و آگہی گرچہ شبِ سیاہ در زد
کفر نہد ازچہ رو باز گماشت سپاہ را

مشترِ خار میدہد مژدۂ منزلِ مراد
دادۂ جاں دل چرا شکوۂ رنجِ راہ را

دورِ جہاں بکام تست ہمت خود بلند دار
خیز و بگیر از سرِ چرخ بریں کلاہ راہ

خاکسار: سید ابوالحسن قدسی

یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

بلجیم کے اخبارات میں اسلام کا چرچا

(از مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس)

بلجیم میں زیادہ تر فرانسیسی زبان رائج ہے۔ اس کے علاوہ بعض حصوں میں فلیمش زبان بھی بولی جاتی ہے۔ گو دونوں زبانیں ہی ملک کی سرکاری زبانیں ہیں۔ لیکن فرانسیسی کا رواج زیادہ غالب ہے۔ اور پڑھے لکھے اعلیٰ طبقہ میں یہی اس زبان سمجھی جاتی ہے۔

بلجیم پیرس سے اس قدر قریب بھی ہے۔ پھر اس کے علاوہ زبان بھی مختلف زبان نہیں۔ اس لئے اکثر خیال آتا کہ یہ سرزمین اس روحانی پیغام سے کیوں محروم ہو۔ کم از کم یہ "صوت السماء" تو ابھی تک بھی پہنچنی چاہیئے۔ چنانچہ مجھے دیر سے یہ خواہش تھی۔ کہ خدا تعالیٰ کبھی توفیق دے تو اس ملک تک بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارکہ کے اعلان اور حضور کا پیغام پہنچانے کی سعادت حاصل ہو۔ گذشتہ نومبر کے آخر میں مجھے ایک کام کے لئے لندن جانا تھا۔ چنانچہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے پیرس سے لندن جانے کی بجائے بلجیم اور ہالینڈ کے راستہ سے لندن جانے کا پروگرام بنایا۔

میرے پاس بلجیم کی نقدی نہ تھی۔ اس وجہ سے میں کوئی ایسا پروگرام نہ بنا سکتا تھا۔ کہ بلجیم میں مجھے کچھ خرچ کرنا پڑتا۔ چنانچہ پروگرام یہی بنایا کہ رات کو پیرس سے روانہ ہو کر صبح برسلز (دارالخلافہ بلجیم) پہنچ جاؤں۔ دن کے نصف اوّل میں برسلز میں کام کروں۔ اور پھر نصف باقی انٹورپ میں۔ یہی بلجیم کے دو بڑے شہر ہیں۔ اس قلیل وقت میں کام کی یہی دو صورتیں ہو سکتی تھیں۔ کہ اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملوں۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اشاعت کے لئے مضامین شائع کرانے کی کوشش کروں۔ اس کے علاوہ عام لوگوں میں ان شہروں کے بازاروں اور سڑکوں پر پمفلٹ تقسیم کروں۔

مذکورہ پروگرام کے مطابق ۲۶ نومبر کو رات کی گاڑی سے میں پیرس سے روانہ ہوا۔ اور صبح ۶ بجے برسلز پہنچ گیا۔ ابھی بالکل اندھیرا ہی تھا۔ اور دن چڑھنے میں ہنوز دو گھنٹے باقی تھے۔

بلجیم کے اخبار پیرس کے عام سٹالوں پر نہیں آتے کسی خاص خاص جگہوں پر ہی آتے ہیں۔ چنانچہ روانگی سے قبل مجھے موقعہ نہ مل سکا کہ اس ملک کے چیدہ چیدہ اخباروں کے نام اور پتے حاصل کر سکوں۔ چنانچہ پہنچتے ہی شہر میں جا کر اخبار کے سٹالوں کی تلاش کی۔ اور چند ایک سٹالوں پر پھر کر چیدہ چیدہ اخبارات کے نام اور پتے حاصل کئے۔ اور یہ بات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ کہ لندن اور پیرس کی طرح کیا برسلز میں بھی اخبارات کے دفاتر ایک ہی سٹرک یا علاقہ میں ہیں۔ مگر مجھے بتایا گیا کہ نہیں۔ یہاں ایسا نہیں بلکہ شہر کے مختلف حصوں میں

میں یہاں پہلی بار آیا تھا۔ شہر سے بالکل ناواقف اور اجنبی۔ اور پھر ان ممالک کے شہر شہر نہیں بلکہ ایک ایک شہر ایک ایک ملک کی مثال ہے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہو۔ تو ایسے ہی جیسے لاہور سے امرتسر یا قادیان سے بٹالہ۔ اس کے لئے گو ٹرانسپورٹ کی ہر سہولت مہیا کی گئی ہے۔ لیکن میں پیرس سے بلجیم کی نقدی نہ لا سکتا تھا۔ کہ جو شہر میں سفر کے لئے خرچ کر سکتا۔ بہرحال ان سب امور کا خیال کر کے ہی میں پیرس سے چلا تھا بڑے بڑے چند اخباروں کے پتے نوٹ کر لئے ان کی تلاش میں نکلا۔ زبان کی مزید دقت سے سہولت تھی۔ لیکن اس مقامی کام کے لئے صرف ۴ گھنٹے ہی تھے کیونکہ دفاتر کھانے کے لئے بند ہو جاتے تھے۔ اور مجھے انٹورپ بھی جانا تھا۔ بہرحال شہر کے جن پانچ بڑے اخباروں کے پتے حاصل کئے تھے۔ خدا تعالیٰ کی توفیق سے ان کے دفاتر میں پہنچا۔ ایڈیٹروں سے ملا۔ بعض سے لمبا وقت انٹرویو کا بھی موقعہ ملا۔ ان میں سے ایک نے تو بالکل انکار کر دیا۔ اس عذر سے کہ یہ ہمارے اخبار کا موضوع نہیں ہے۔ نیز ہم خبر کے طور پر بھی شائع نہیں کر سکتے کیونکہ آپ اس ملک میں کوئی مشن نہیں کھول رہے۔ باقیوں نے وعدہ کیا۔ ان میں سے بعض نے بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر بھی لیا۔ سارا وقت چل چل کر ہی مجھے ان دفاتر میں جانا پڑا۔ چنانچہ اس دوران میں پمفلٹ تقسیم کرنے کا موقع ملتا رہا۔

دفاتر اب کھانے کے لئے بند ہو گئے تھے۔ اور اب میں اسٹیشن پر آ گیا تھا۔ اس سے زیادہ کام ہو بھی نہ سکتا تھا۔ بغیر اسباب کے اس قلیل عرصہ میں پروگرام بھی اسی قدر تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی توفیق دی فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ کھانا کچھ ساتھ لایا ہوا تھا۔ کھانے کے بعد انٹورپ کیلئے گاڑی لیکر ۵۰ منٹ میں وہاں پہنچ گیا۔

دفاتر دن کے نصف باقی کے لئے کھل چکے تھے۔ یہاں بھی صبح کی طرح ہی ابتداء سے کام کرنا تھا۔ اخبارات کے نام پتے حاصل کئے اور بمشکل تین اخبارات کے ہاں جا سکا۔ آخر وقت میں بالخصوص اخباری دفاتر میں کام ویسے ہی کم ہوتا رہتا ہے۔ پھر آج کل ان ممالک میں شام بھی ۴½ بجے کے قریب آج کل ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی تھا کہ صبح سے پھرتے پھرتے میں بھی کچھ زیادہ ہی تھک گیا تھا۔ ویسے شہر بھی دوسرے درجہ کا تھا۔ اور یہی چند مشہور اخبار تھے اخبارات کے ایڈیٹروں سے ملا۔ زبانی انٹرویو کے علاوہ لٹریچر بھی انہیں دیا۔ اخبارات کے علاوہ شارع عام پر پمفلٹ تقسیم کئے۔ اب رات ہو گئی تھی۔ اور گاڑی کا وقت بھی ہو رہا تھا۔ چنانچہ حسب پروگرام کو بفضلہ تعالیٰ ختم کر کے رات کی گاڑی سے ہالینڈ کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور تین گھنٹے میں ہیگ پہنچ گیا۔

لندن سے واپسی پر برسلز کے بعض اخبارات کے مضامین موصول ہو چکے تھے۔ جن میں سے ایک تراشے کا ترجمہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ یہ مضمون برسلز کے ایک اخبار میں اس عنوان کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

یورپ پر اسلام کا حملہ

"کچھ دن ہوئے ایک ذہین تنظر خوش کلام اور سنجیدہ طبع صاحب ہمارے اخبار "PHARE DIMANCHE" دفتر میں ملنے کے لئے آئے مسیح کے نمائندہ کے طور پر انہوں نے ہم سے اپنا تعارف کرایا۔

معلوم ہوا کہ ایک "مسیح" ہندوستان میں مبعوث ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے معتقدین کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ کہ وہ زمین کے کناروں تک ان کا پیغام پہنچائیں۔ چنانچہ مسلمان اب اس طرح عیسائیوں کو اسلام کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ قرآن کے ذریعہ۔ نہ کہ پہلے کی طرح تلوار کے ذریعہ چنانچہ یہ اپنے رنگ کا نیا اور جدید طریق ہوگا۔

مسیح کے اس نمائندہ کے بیان کے مطابق حضرت احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) "موعود مسیح" ہیں۔ کہ جن کے متعلق مختلف انبیاء نے کتب سابقہ میں پیشگوئیاں فرمائی تھیں چنانچہ وہ ساری پیشگوئیاں حضرت احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے وجود میں پوری ہوئیں۔ مثلاً گندمی رنگ۔ قدرے لکنت کدعہ بستی میں وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام پیشگوئیوں کے مطابق وہ ہندوؤں کے لئے کرشن ہوئے۔ زرتشتیوں کے میسیودربہمی۔ عیسائیوں کے لئے مسیح۔ اور مسلمانوں کے لئے مہدی۔

ان تمام امور میں کیونکر شک کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر اس پیشگوئی پر کیوں شک ہوگا۔ کہ جو اس مہدی نے فرمائی ہے۔ کہ ساری ہی دنیا اپنے خاتمہ سے پہلے اسلام قبول کرے گی۔"

اس نمائندے کے بیان کے مطابق تحریک احمدیت نے دنیا کی تمام سمتوں میں اپنے مراکز اور جماعتیں قائم کی ہیں۔ امریکہ۔ انگلستان اور فرانس میں بھی۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کبھی بلجیم میں بھی ان کی جماعت قائم ہو۔

چنانچہ اس کے علاوہ ہم اور کیا کر سکتے ہیں۔ کہ خدا ان صاحب کو اس مقصد کے لئے نیک مواقع عطا فرمائے کیا تمام مذاہب اور عقائد اعزاز و اکرام کے حقدار نہیں۔۔؟"

غرضیکہ اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مبارکہ کا اعلان بلجیم میں کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ خدا تعالیٰ "ہباء المسیح" کی اس "صوت السماء" کو زمین کی ہر سمت میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور در اصل اس کا پھیلانا اور پہنچانا ہی ہمارا کام ہے۔ دلوں کا پھیرنا اور ان کی صداقت کی طرف انہیں لانا اس کی قدرت صرف اور صرف ہمارے مقلب القلوب خدا کو ہی حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ خود ہی اپنی قدرت نمائی فرمائے۔ اور اس دنیا کو ظلمت سے نکال کر نور سے آشنا فرمائے۔ آمین۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کے تازہ بتازہ برکات اور خوارق

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات کا یہ بھی ایک اثر اور نمونہ ہے۔ کہ وہ کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔ اور کبھی وہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے۔ اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں۔ پیچھے ہی رہ گئے ہیں۔ مگر یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی ہے۔ وہ خود چونکہ ان کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں۔ محروم ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں۔ اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت جب کہ مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے پیدا ہو گئے تھے۔ مجھے بھیجا ہے۔ تاکہ میں دکھاؤں۔ کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔ اور لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ کہ انہوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے۔ اور صدہا ایسے ہیں۔ جنہوں نے خود ان برکات اور فیوض سے حصہ پایا ہے۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایسا بین اور روشن ثبوت ہے۔ کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا۔ (الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۱ء)

ولادت

مکرم چوہدری صلاح الدین احمد (واقف زندگی) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(ثاقب زیروی)

کیا مسیحیت عالمگیر مذہب ہے؟

از مکرم مولوی عبد الخالق صاحب نو مسلم معلم الواقفین

(سلسلہ کیلئے دیکھیں الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء)

گذشتہ مضمون میں ازروئے اناجیل ذریعہ یہ امر ثابت کیا گیا تھا کہ مسیح یسوع بقول خود بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا تھا (متی ۱۵/۲۴ وغیرہ) اور پھر الفاظ تمام "تمام دنیا" "اقوام و مخلوق" کی صحیح معانی و تفاسیر لکھ کر ثابت کیا تھا کہ یسوع مسیح صرف بنی اسرائیل کے ہی مسیح تھے۔

اس جگہ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسیح یسوع سے پہلے یہود کا کیا عقیدہ تھا اور دوم یہ کہ اس عقیدہ کا عوام الناس اور بالخصوص یہود پر کیا اثر تھا۔

اس سوال کا حقیقی جواب یہی ہے کہ عہد عتیق سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نسل داؤد سے بیت اللحم میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ اس کے لئے میکاہ ۵/۲ و سلاطین ۱/۱ نیز متی ۲/۶ بطور اسناد پیش کی جاتی ہیں۔ پھر سہ حوالہ جات سے ثابت ہے کہ مسیح صرف اسرائیل کے لئے مبعوث ہوگا متی اور میکاہ میں لکھا ہے کہ وہ امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔ اور اسی طرح سلاطین میں اسرائیلی تخت کا ذکر ہے۔

یہود کے علم حدیث سے بھی یہی امر ثابت ہوتا ہے طالمود میں ربی ابی آذر سے روایت ہے کہ خدا نے سات چیزیں اپنے ارادہ تخلیق میں سب سے پہلے پیدا کیں یعنی مسیح بنی اسرائیل یروشلم وغیرہ بیان کردہ شواہد موعودہ اشیاء کے اسماء بھی مذکورہ بالا بیان کی تائید کرتے ہیں۔ مسیح یسوع کے شاگردوں نے بھی یہی سمجھا۔ چنانچہ جب یسوع مسیح واقعہ صلیب کے بعد حواری شاگردوں سے وداع ہونے لگا۔ تو اس آخری مجلس میں شاگرد سوال کرتے ہیں کہ

"پس انہوں (شاگردوں) نے جمع ہو کر اس سے یہ پوچھا کہ اے خداوند کیا تو اسی وقت (بنی) اسرائیل کو بادشاہی عطا کرے گا مسیح یسوع نے کہا اس کا جاننا تمہارا کام نہیں (اعمال ۱/۶) پھر یروشلم سے باہر دیہات کے شاگردوں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ لوقا میں ہے کہ اماؤس کے شاگرد جب یروشلم سے اپنے گاؤں کی طرف جا رہے تھے تو آپس میں یہ باتیں کرتے جاتے تھے پھر ایک نے جس کا نام کلیپاس تھا (مسیح سے) کہا کیا تو یروشلم میں اکیلا مسافر ہے جو نہیں جانتا کہ یسوع ناصری جو ہماری امت (اسرائیل) کے نزدیک کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا۔ اسے اکابر یہود نے مصلوب کروا دیا ہے۔ لیکن ہم کو امید تھی کہ اسرائیل کو مخلصی یہی دے گا۔ (لوقا ۲۴/۱۸ تا ۲۱)

یہ مسئلہ کہ مسیح صرف یہود کو نجات دینے کے لئے آیا تھا ایسا عام تھا کہ سامری عورت تک اس کو خوب سمجھتی تھی۔ چنانچہ یوحنا اپنی انجیل میں یسوع مسیح کا ایک سامری عورت کے ساتھ مکالمہ درج کرتا ہوا لکھتا ہے کہ وہ سامری عورت نے یسوع سے کہا کہ مسیح جو خرستس کہلاتا ہے آنے والا ہے۔ جب وہ آئیگا تو ہمیں سب باتیں بتا دے گا۔ (یوحنا ۴/۲۵) پس معلوم ہوا کہ مسیح یسوع کے زمانہ میں یہ ایک معروف مسئلہ تھا جسے ہر کہ و مہ عورت مرد بچہ بوڑھا سب جانتے اور مانتے تھے اور مسیح یسوع کھوئی ہوئی بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے مامور ہو کر آئے تھے۔ اور کھوئی ہوئی یا کھویا ہوا ایک استعارہ ہے۔ جس کے معنے راہ ہدایت سے بھٹک جانا ہیں چنانچہ داؤد فرماتے ہیں کہ "میں اس بھیڑ کی مانند جو کھوئی گئی ہو بھٹک گیا ہوں اپنے بندے کو ڈھونڈھ (زبور ۱۱۹/۱۷۶) اور اس زمانہ میں یہود کی مذہبی حالت اس حد تک بگڑ چکی ہوئی تھی کہ سردار کاہن تک صدوقی فرقہ کے لوگ تھے جو علاوہ دیگر مسائل کے قیامت تک کے منکر تھے۔

اب جبکہ یہ امر ثابت ہوگیا کہ یسوع کے زمانہ میں بنی اسرائیل کا یہی عقیدہ تھا کہ مسیح بنی اسرائیل کے لئے آئے گا۔ اور کہ یہ عام مسلم مسئلہ ہے۔ اسی کے متعلق یسوع مسیح نے حواریوں کو حکم فرمایا تھا اور بالخصوص انہی بھیڑوں کے چرانے کے لئے پطرس کو از سر نو رسولی خدمت پر مامور فرمایا تھا (یوحنا ۲۱/۱۵-۲۰) پھر غیر اقوام کو کیوں، کس طرح اور کس نے تبلیغ کرنا جائز قرار دیا؟ اس سوال کا صحیح جواب ازروئے مقدس تاریخ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

اس جواب کو مکمل طور پر سمجھنے کے لئے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہودی قدیم تاریخ سے یسوع مسیح کے زمانہ تک کے حالات مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ربی و مشائخ غیر اقوام میں سے بھی بعض کو شاگرد بناتے تھے یعنی مرید کرتے تھے۔ مسیح یسوع نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ یسوع کہتا ہے کہ اے یہودیو! تم پر افسوس۔ کہ ایک مرید کرنے کے لئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو۔ اور جب وہ مرید ہو چکتا ہے تو اسے اپنے سے دونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔ (متی ۲۳/۱۵)

یہ مرید غیر اقوام کے لوگ ہوا کرتے تھے۔ جس طرح آج اس زمانہ سے چند سال قبل بعض ہندو جاٹ مسلمان پیروں کے مرید ہو کر سر دار کہلاتے اور جھٹکہ وغیرہ سے اجتناب کرتے اور بعض قدیم اقوام ہند بھی مسلمان پیروں کی مرید ہو جایا کرتی تھیں۔ بالکل یہی حال یہود کا تھا۔ یہودی تاریخ بموجب استثنا ۲۳/۳ عمونی موآبی وغیرہ اقوام کو تو شاگرد بنا سکتے تھے مگر بعض ان اقوام کو جو شروع سے بنی اسرائیل کے ساتھ کچھ دور دراز کے تعلقات رکھتے تھے ان کو وہ مرید کر لیتے تھے اور سند اس کی وہ علاوہ احادیث کی روایات کے استثنا ۲۹/۱۱ سے پکڑتے تھے جہاں لکھا ہے کہ :-

"اور پردیسی بھی جو تیری خیمہ گاہ میں رہتا ہے۔ خواہ وہ تیرا لکڑہارا ہو یا خواہ سقا ہے ہو سب کے سب خداوند اپنے خدا کے سامنے کھڑے ہوں وغیرہ" (آیت ۱۰ تا ۱۳) آخر غور کرتے ہوئے یہ مسئلہ ایسا عام ہوا کہ یہودی جو بموجب لوقا ۱۲/۱۷ حلب زرکر لینے والے (دوست) تھے۔ عام شاگرد کرنے لگے۔

جب پطرس حواری نے بعد از یسوع مسیح تبلیغ شروع کی تو بموجب اعمال الرسل ۵/۱۱ وہ یہود میں ہی تبلیغ کرتے رہے اعمال ۲/۵ میں لکھا ہوا ہے۔ اور ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلم میں رہتے تھے۔ اور نیز یہ یہودی پارتھی، میدی، عیلامی اور مسوپوتامیہ یہودیہ، کپدکیہ، پنطس، آسیہ۔ فروگیہ، پمفولیہ، مصر کریتے عرب رومی کے رہنے والے تھے (اس سے ثابت ہوگیا کہ تمام دنیا کے لفظ یہودی مقبوضات اور لفظ قوم اقوام بنی اسرائیل کے فرقہ کے لئے مستعمل ہوتا ہے) ان کو پطرس نے تبلیغ کی۔ آیت ۲۲۔ حتیٰ کہ استیفان شہید تک بنی اسرائیل میں تبلیغ محدود رہی اعمال ۸/۲ نیز اعمال ۱۱/۱۹ (سوائے یہودیوں کے اور کسی کو وعظ نہ کرتے تھے)

اعمال کی کتاب میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ پطرس نے ایک صوبیدار کو جس کا نام کرنیلیس تھا۔ اور وہ دیندار تھا۔ اور اپنے سارے گھرانے سمیت خدا سے ڈرتا تھا۔ اور یہودیوں کو بہت خیرات دیتا اور خدا سے دعا کرتا تھا بپتسمہ دیا۔ بموجب ایک رویا کے صوبیدار مذکور نے پطرس کو بلوایا اور پطرس بھی بموجب کشف کے جو اس کو ہوا اس کے پاس گیا اور بپتسمہ دیا (اعمال ۱۰/۱-۴۸)

پطرس اپنی تقریر میں بھی یہ کہتا ہے کہ :-

"یسوع نے ہمیں حکم دیا کہ امت میں منادی کرو" (اعمال ۱۰/۴۲ و ۱۱/۱۹)

"اور پولوس بھی اس وقت تک یہود ہی میں تبلیغ کرتا تھا" (اعمال ۱۳/۱۴)

مگر پطرس نے کرنیلیس کو جو بپتسمہ دیا۔ اس پر کلیسیا میں عام طور پر اعتراضات شروع ہو گئے۔ دوسری طرف پولوس کو یہودیوں نے سخت دکھ دینا شروع کیا۔ جس پر پولوس نے مجمع عام میں کہا۔

"ضرور تھا کہ خدا کا کلام پہلے تمہیں (یہودیوں کو) سنایا جاتا۔ لیکن چونکہ تم اس کو رد کرتے ہو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے ناقابل ٹھہراتے ہو۔ تو دیکھو ہم غیر قوموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ خداوند نے ہمیں یہ حکم دیا ہے"

(اعمال ۱۳/۴۶)

اب جہاں تک بائیبل پڑھنے والوں کو علم ہے اس حد تک تو ناظرین بائیبل میں سے کون یہ نہیں کہہ سکتا کہ یسوع نے کہیں حکم دیا ہو کہ اگر یہودی رد کر دیں تو غیر اقوام میں جاؤ۔ باقی غیر اقوام کی رسالت پولوس کے متعلق مبصرین اور ناقدین نے منجملہ دیگر اعتراضات کے ایک یہ زبردست اعتراض کیا ہے کہ پولوس حواری نے اپنے متعلق جو پہلا واقعہ لکھا ہے اس میں سخت تناقض ہے۔ ایک جگہ کہا ہے کہ

"پولوس کے ساتھی آواز تو سنتے تھے مگر کسی کو دیکھتے نہ تھے" (اعمال ۹/۷)

مگر دوسری جگہ اس کے برعکس یہ کہتا ہے :-

"اور میرے ساتھیوں نے نور تو دیکھا۔ لیکن جو میرے ساتھ بولتا تھا اس کی آواز نہ سنی" (اعمال ۲۲/۹-۱۰)

اب اس جھگڑے ہوئے وسیلہ کی کس بات کو صحیح و درست سمجھا جائے مگر جب یہ جھگڑا کلیسیا میں غیر اقوام کے متعلق سوال کھڑا ہوگیا۔ کہ غیر اقوام کو شامل کرنا چاہیئے یا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سوال کو حل کرنے کے لئے یعقوب جو مسیح کا دوسرا خلیفہ تھا۔ اور ان ایام میں یروشلم میں کلیسیا کی انتظامی جماعت کا پریذیڈنٹ تھا اس کی سرکردگی میں ایک قانون باتفاق رائے پاس ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو غیر قوموں میں سے خدا کی طرف رجوع ہوتے ہیں ہم ان کو تکلیف نہ دیں۔ مگر ان کو لکھ بھیجیں کہ بتوں کی مکروہات اور حرامکاری اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور لہو سے پرہیز کریں۔ کیونکہ قدیم زمانہ سے ہر شہر میں توریت کی منادی ہر سبت میں ہوتی چلی آتی ہے"

(اعمال ۱۵/۱۹-۲۱)

اب جائے غور ہے کہ کہاں بموجب استثناء باب ۲۹ سقا، لکڑہارا یا دیگر خادم کمین اقوام کا یہود وغیرہ سے تعلق۔ کہاں یہود کا غلو کر کے جلب زر کے لئے اس کو عام کرنا۔ مگر چھوت چھات کا یہ حال کہ سامری جو توریت کے ماننے والے تھے ان سے ہنود کی طرح الگ رہنا یوحنا کی اعمال ۴/۹ کہاں پطرس کا کرنیلیس کو بپتسمہ دینا جو پہلے ہی یہودی تھا۔ (اور اسی طرح فلیپس نے بھی ایک نو مرید حبشی کے خوجہ کو بپتسمہ دیا تھا۔ اور وہ یہودی نو مرید تھا (لوقا ۸/۲۶ تا ۳۸)) اور کنعانی عورت کی لڑکی کو اچھا کیا تھا۔ (متی ۱۵/۲۴)

مگر کہاں طبابت خواہ الہام سے اس کا علم ہوا ہو۔ اور کہاں مذہب! آخر یسوع مسیح کی اس نیکی کا بدلہ اس صوبیدار نے صلیب کے واقعہ پر دیا جبکہ وہ صلیب کے محافظ دستے کا افسر اعلیٰ تھا۔

دوسرا امر قابل ذکر یہ ہے کہ یسوع مسیح تو صلیب پر اپنے صلیب دینے اور دلوانے والوں پر اس طرح رحم مجسم بن کر دعا کی ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کا ہی حصہ ہے۔ چنانچہ لیوقا کہتا ہے یسوع نے کہا اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں لوقا ۲۳/۳۴ اور پھر رونے والی عورتوں کو کہا اے یروشلم کی بیٹیو میرے لئے نہ روؤ بلکہ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے روؤ لوقا ۲۳/۲۸ کہاں مسیح یسوع کا مصلوب کروانے والوں کی معافی کے لئے درخواست کرنا اور کہاں پولوس نے یہود کی بدسلوکی سے تنگ آ کر فوراً کہا کہ اب ہم غیر قوموں کی طرف جاتے ہیں مسیح یسوع نے اسکی تصریح کیوں نہ کر دی کہ جب تم کو نہ مانیں۔ غیر اقوام کی طرف چلے جانا اس نے تو صرف یہ کہا تھا کہ جب ایک شہر میں ستائیں دوسرے شہر میں چلے جانا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ تم اسرائیل کے سارے شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آ جائے گا۔ دیکھو متی ۱۰/۲۳ اور اسی باب میں فرماتا ہے غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا متی ۱۰/۵

پس یسوع مسیح آخری دم تک یہی کہتے رہے۔ کہ بنی اسرائیل کو تبلیغ کرو۔ انہیں کے شہروں تک تمہاری تبلیغ اور اقامت محدود ہے اور سارے بنی اسرائیل کے شہروں میں پھر چکنے سے پہلے دوبارہ آ جاؤں گا۔ چنانچہ سنہ ۷۰ کے بعد جو یہود سے ہوا سب جانتے ہیں وہ جو مصلوب کروانے والوں کو صلیب پر معاف کرتا اور خدا کے حضور ان کی سفارش کرتا۔ کیا وہ کسی حالت میں بھی یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ جب بنی اسرائیل تمہاری تبلیغ نہ سنیں تو غیر اقوام کی طرف چلے جانا اور تبلیغ کرنا ہرگز نہیں اور بالکل نہیں۔ اور پطرس نے کرنیلیس کو جو مسیحی بنایا۔ وہ تو پہلے ہی یہودی نو مرید تھا اور یہود کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات بھی رکھتا تھا۔ لہذا یسوع مسیح کا اس مسئلہ کے ساتھ کوئی تعلق ثابت نہیں کر سکتا

اور کلیسیا میں بھی پطرس کے بعد دیگر مسائل کی طرح اس مسئلہ کے متعلق بھی حواریین کے ساتھ زمانہ کے واقعات بنانے والوں نے بہت ہی بے رخی برتی۔ یعقوب کے فیصلہ متعلقہ اعمال باب ۱۵ سے صرف اس قدر ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ یعقوب حواری کے مذہب تحریر کردہ کے مطابق غیر اقوام سے جو مسیحی بنائے جا دیں۔ وہ نیک لوگ ہوں اور صرف معمولی ایک دو باتوں کو مدنظر رکھیں کہاں ساری توریت حتف الدنیا پر ایمان۔ کہا صرف دو ایک اخلاقی باتوں کے متعلق حکم ماننا اور کہاں مسئلہ نجات و کفارہ زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لہذا صاف ثابت ہے۔ کہ یسوع مسیح کا بقول خود غیر اقوام کے ساتھ بحیثیت مسیح ہونے کے کوئی تعلق تھا اور نہ وہ تعلق رکھنا چاہتا تھا۔ رہ بقول شخصے ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ والا معاملہ ہے مگر سوال یہ ہے کہ اگر وہ یہی کچھ قادر سے التفات بھی کرتے تو کیا ایسا ممکن تھا۔ آخر یہ ایک امر نہایت ہی غور کے قابل ہے کہ پولوس جو اپنے آپ کو مخصوص غیر اقوام کا رسول لکھتا ہے۔ کرنتھی ۹/۲۰ یہ راز کہا ہے پس جاننا چاہئے۔ کہ ساؤل ایک بنیامینی قبیلے کا یہودی فریسی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ بزرگ گملی ایل یہود کی مجلس کا صدر مفتی اعظم علامہ دوران یروشلم میں درس و تدریس کا سلسلہ کھولے رکھتا تھا۔ یہ شخص ساؤل اس کے شاگردوں میں شامل ہوا اعمال ۲۲/۳

اسکی کلیسیا میں شمولیت کے متعلق جو روایت اس نے بیان کی ہے۔ جیسا کہ پیچھے لکھی گئی اس میں سخت تناقض ہے۔ جب کلیسیا میں شامل ہوا تو چونکہ بڑا عالم اور مقرر تھا اور مسیح یسوع کے واسطے وہ تمام احادیث جن میں مسائل فضیلت مسیح موعود بیان ہوئے۔ یسوع مسیح پر چسپاں کرکے اسکی صداقت ثابت کرتا تھا۔ مثال کے طور پر دیکھو کلسیوں ۱/۱۵-۱۹ اور آج تک اسکے ان منفق دادق محاورات کے استعمال کی وجہ سے مسیح کی شخصیت کے متعلق کلیسیا میں مختلف عقائد پیدا ہوئے۔ یہود نے اسکو سخت ستایا وہ خود کہتا ہے۔ دیگر حواریین مسیح کے ساتھ اپنا مقابلہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کیا وہ مسیح کے خادم ہیں۔ میں زیادہ تر ہوں۔ محنتوں میں زیادہ قید میں زیادہ کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ بارہا موت کے خطروں میں رہا ہوں۔ میں نے یہود سے پانچ بار ایک کم چالیس چالیس کوڑے کھائے۔ تین بار بینت لگے ایک بار سنگسار کیا گیا وغیرہ ۲ کرنتھی ۱۱/۲۳

اس شخص کا تبلیغ کا ڈھنگ نرالا تھا وہ خود کہتا ہے "میں یہودیوں کے لئے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں۔ شریعت کے ماتحتوں کے لئے شریعت کے ماتحت بنا اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا۔ بے شرع لوگوں کے لئے بے شرع بنا۔ کمزوروں کے لئے کمزور میں سب آدمیوں کے لئے سب کچھ بنا دیکھو ۱ کرنتھی ۹/۲۰ تا ۲۲

باوجود اس تمام ہیر پھیر کھانے کے پطرس کے ساتھ اس کا ایک جھگڑا ہوا ہے۔ اگر گلتیوں کا خط ناظرین مطالعہ کریں تو معلوم ہو جائیگا کہ آخر وقت تک مسیح کا خلیفہ اول پطرس باوجود کرنیلس کو بپتسمہ دینے کے بظاہر غیر اقوام کے ساتھ یہود جیسے تعلقات چھوت چھات رکھتا ہے۔ گلتی ۲/۱۱ اور اس جگہ یعقوب اور کیفا و یوحنا کو جو کلیسیا کے رکن سمجھے جاتے تھے آیت ۹ ان پر بھی اسی وجہ مذکورہ کے سبب سے دے کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ جبکہ مجھے غیر قوموں کی رسالت پر مقرر کیا گیا تھا تو پھر جبکہ وہ بعض بزرگ مثل پطرس یوحنا یعقوب کی طرف سے چند شخصوں کے آنے سے پہلے وہ غیر قوم والوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ جب وہ یعقوب کے فرستادہ آ گئے (اعمال ۱۵/۲۲) تو کیوں مختونوں سے ڈر کر باز رہے اور کنارہ کیا گلتی ۲/۱۲ پس آخری اصل معاملہ معلوم ہو گیا اعمال باب ۱۵

والی فیصلہ یعقوب پریذیڈنٹ کونسل کو یروشلم میں جب بعض بزرگ مسیحوں کے ہاتھ روانہ کیا تو انہیں زبانی کہہ دیا کہ پطرس و دیگر اکابرین سے تنہائی میں کہہ دینا کہ بموجب متی ۵/۱۷ توریت اور صحف الانبیا کی شریعت کو قائم رکھیں اس پر پولوس حواری ناراض ہو گئے۔ نتیجہ ناظرین مرتب فرما لیں۔

الفضل کے خریداروں کی خدمت میں ضروری عرض

ڈاکخانہ میں کئی دنوں سے وی پی فارم ختم ہیں اس وجہ سے وی پی آج کل رکے ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق نہایت ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ احباب وی پی کی انتظار نہ فرمائیں اور قیمت اخبار سالانہ (۲۱ روپے) یا ششماہی (گیارہ روپے) یا سہ ماہی (چھ روپے) بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ رقم منی آرڈر کے ذریعہ بھجوانے سے وی پی آنے جانے کا وقت اور وی پی کے اخراجات بچ جاتے ہیں۔ نئے خریداروں کے لئے اس میں بہت سہولت ہو گی۔

منی آرڈر کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رقم الفضل کے امداد فنڈ میں جمع ہو جائے گی۔ ہر خریدار اپنی چٹ پر اپنا نمبر خریداری ملاحظہ فرما سکتے ہیں

(منیجر الفضل)

برطانوی مقبوضات میں امریکی مداخلت پر اعتراض

لنڈن ۱۲ جنوری (ریڈیو سے) تیسری ویسٹ انڈیز کانفرنس نے ٹوباگو میں منعقدہ امریکی ریاستوں کی بین الاقوامی کانفرنس کے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کیا ہے کہ امریکہ میں برطانیہ اور فرانس کے مقبوضات کی آبادیوں کی بہبود کے لئے ایک امریکی کمیشن بنایا جائے جو برطانیہ اور فرانس سے ان کے تعلقات کی نوعیت کو بدلنے کے لئے سفارشات کرے قرارداد میں کہا گیا ہے کہ برطانوی علاقے کے سماجی۔ معاشی۔ سیاسی اور دوسرے تمام امور کا تعلق یا تو مقامی آبادی کے ساتھ ہے یا برطانیہ کے ساتھ۔ ہم کسی اور کا یہ حق تسلیم نہیں کریں گے کہ وہ ہماری طرف سے برطانیہ سے کوئی مطالبہ کریں۔ یا ہماری وکالت کریں۔ ہم اپنے مسائل کو خود حل کر سکتے ہیں اور اس میں کسی کی مدد یا مداخلت پسند نہیں کرتے

تیسری ویسٹ انڈیز کانفرنس فرانسیسی ویسٹ انڈیز میں گواڈلوپ کے مقام پر منعقد ہوئی تھی۔ (ب۔ا۔س)

بچوں کیلئے مدرسوں میں مفت کھانا

لندن۔ ۱۲ جنوری (ریڈیو سے) جزیرہ ماریشس کے ایک حصے میں جتنے سکول ہیں ان کے تقریباً سولہ سو طلباء کو ہر روز دوپہر کا کھانا مفت مہیا ہوتا ہے ان طلباء کا باقاعدہ وقتوں پر وزن کیا جاتا ہے اور دوسرے علاقوں میں ایسے طلباء کا وزن لیا جاتا ہے جنہیں کھانا مفت مہیا نہیں کیا جاتا۔ اس کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا دوپہر کے وقت کھانا مہیا کرنے سے نئی پود کی صحت بہتر ہو سکتی ہے یا نہیں (ب۔ا۔س)

مسٹر بندرانائکے لنکا کی نمائندگی کریں گے

نئی دہلی۔ ۱۲ جنوری۔ لنکا کے ایوان نمائندگان کے لیڈر مسٹر بندرانائکے نئی دہلی کی مجوزہ ایشیائی کانفرنس میں لنکا کی نمائندگی کریں گے یہاں جو غیر مصدقہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ لنکا کے دفتر خارجہ کے پارلیمنٹری سیکرٹری ان کے ہمراہ ہوں گے۔

(ا۔ سٹار)

چین میں اب مزید خون خرابہ نہ کیا جائے

چین کی حکومت اور کمیونسٹوں سے نگران کمیٹی کی اپیل

نانکنگ ۱۲ جنوری۔ حکومت چین کی سب سے بڑی نگران کمیٹی (کنٹرول یوآن) نے آج متفقہ طور پر جانبین کو فوراً جنگ بند کر دینے کی اپیل کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ کمیونسٹوں سے چین کی سرکاری افواج کی جنگ ختم ہو جائے۔ نگران کمیٹی نے آج پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ایک اعلان شائع کیا ہے کہ وہ صلح اور امن کے بارے میں وہی رویہ اختیار کریں جس کا اظہار جنرل چیانگ کائی شیک نے نئے سال کے پیغام میں کیا تھا یعنی یہ کہ کمیونسٹ چین کے عوام کی اس دلی خواہش کو پورا کر دیں گے تاکہ جنگ سے پیدا شدہ ان کی تکالیف اور مصائب کا خاتمہ ہو جائے۔

شمالی اوقیانوس کا دفاعی معاہدہ

اسٹاک ہالم ۱۲ جنوری۔ اسکنڈے نیویا (سویڈن ناروے اور ڈنمارک) کے ممالک کی حکومتوں کے سرکردہ افراد کی جمعرات کو یہاں ایک کانفرنس اس خیال سے منعقد ہوئی کہ انہیں شمالی اوقیانوس کے دفاعی معاہدہ میں شرکت کی دعوت دی جائے اس کانفرنس کے بعد یہ ممالک آخری وقت معاہدہ مذکورہ سے منحرف ہو جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کانفرنس جمعرات کے روز سویڈن کے ہوائی شہر کارلستاد میں ہوئی تھی۔ اس خفیہ کانفرنس کے لیڈروں کو محتاط رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ (اسٹار)

گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین کو ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری

ڈھاکہ ۱۲ جنوری۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کی ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ ماہ جنوری کے خاتمہ پر جب پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین مشرقی پاکستان تشریف لائیں تو انہیں اعزازی طور پر ڈاکٹر آف لاء کی ڈگری دی جائے۔ (ا-پ-پ)

ڈاکٹر محمود حسین بطور نائب وزیر

کراچی ۱۲ جنوری۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے رکن ڈاکٹر محمود حسین کو پاکستان گورنمنٹ کا نائب وزیر مقرر کیا گیا۔ خیال ہے کہ آپ وزیر دفاع کے ساتھ کام کریں گے۔ (ا-پ-پ)

یہودی انگریزوں سے ہر کہیں لڑائی جاری رکھیں گے

پیرس ۱۳ جنوری "لوہیمے ہیروت" نام کی یہودی جماعت نے راسٹرڈم کے دفتر میں ایک بیان شائع کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا کہ برطانیہ کے خلاف خود ان کے علاقہ میں جنگ جاری رہے گی۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ برطانوی وزیر خارجہ کو یقین کر لینا چاہئے کہ اگر یہودیوں کے خلاف جنگ صرف اسرائیل کے علاقہ میں لڑی جائے گی۔ بلکہ جہاں کہیں بھی انگریز ہوں گے یہ جنگ جاری رہے گی۔ اور اولاً ان کے اپنے علاقہ میں آئے یقین کر لینا ہوگا کہ برطانوی سپاہیوں کو امن وامان کہیں بھی نصیب نہ ہوتے ہو جائے گا۔ (اسٹار)

مصری وفد کی مراجعت قاہرہ

کراچی ۱۲ جنوری۔ پاکستان سے خام جوٹ کی اپنے ملک میں درآمد کرنے کی گفت و شنید کرنے کیلئے جو وفد وزارت سپلائی کے احمد دسوقی فاروقی اور محمد فائق پر مشتمل بدھ کے روز یہاں پہونچا تھا وہ جمعرات کے روز بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ کیلئے روانہ ہو جائے گا۔

بین الاقوامی امور کا ادارہ

کراچی ۱۲ جنوری۔ پاکستان میں آسٹریلوی ہائی کمشنر کے سرکاری سیکرٹری مسٹر جے ایم میکلیکن جمعہ کے روز ۱۴ جنوری کو ۵ بجکر ۴۵ منٹ پر سرسٹ ہال سوسائٹی میں دولت مشترکہ کی قوموں میں آسٹریلیا کے موضوع پر تقریر کریں گے۔ یہ جلسہ پاکستان کے بین الاقوامی امور کے ادارہ کے زیر اہتمام ہو رہا ہے۔ (اسٹار)

شام کے لئے مندوب

دمشق ۱۲ جنوری۔ الیپو کے ریگستانی علاقہ سے شیخ فیصل السلیح بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ وہ اپنے والد کی جگہ پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے ہیں گذشتہ سال ان کے والد کو قتل کر دیا گیا تھا۔ (اسٹار)

کشمیر کا پاکستان سے الحاق یقینی امر ہے

(غلام عباس)

جہلم ۱۳ جنوری کل پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد حکومت آزاد کشمیر کے سربراہ چوہدری غلام عباس کی معیت میں میرپور اور علی بیگ تشریف لے گئے۔ علی بیگ کے مقام پر مہاجرین کے کیمپ کا انہوں نے معائنہ کیا۔ ان مہاجرین میں سات سو ایسے مہاجرین بھی موجود ہیں جو حال ہی میں مسلمان ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے تقریر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا۔ اسلام طاقت سے نہیں پھیلا ہے۔ اگر آپ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کو مجبوری سے مسلمان ہونا پڑا ہے۔ اور آپ پاکستان کو پسند نہیں کرتے تو آپ کو بحفاظت ہندوستان پہنچانے کا بندوبست کیا جا سکتا ہے ہندوستان سے ہم نہایت عمدہ تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ان مہاجرین نے جواب دیا کہ وہ کسی بھی صورت میں پاکستان چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اور نہ ہی وہ مجبوری کی وجہ سے مسلمان ہوئے ہیں۔ چوہدری غلام عباس نے مہاجرین کو یقین دلایا کہ کشمیر کا الحاق پاکستان سے ہوگا۔

حکومت برطانیہ نے مشرق وسطی میں شاہی ہوائیہ کو مزید مضبوط کرنے کا فیصلہ کر لیا

لندن ۱۱ جنوری۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ کل دفاعی کمیٹی کی میٹنگ کے بعد برطانیہ کی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ نہر سویز اور مصر اور غالباً مشرق اردن میں شاہی ہوائیہ کو مزید کمک روانہ کی جائے۔ اور وہاں جنگی طیارہ بردار ہوائی جہاز روانہ کئے جائیں۔ تاکہ اسرائیل کے جنگی جہازوں پر ضرورت کے وقت حملہ کیا جا سکے۔

اگرچہ یہودیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے مصری سرحد میں سے تمام فوجیں نکالی ہیں۔ لیکن برطانیہ کی حکومت ابھی تک فلسطین کی حالت کو خطرناک خیال کرتی ہے اور مشرق وسطی سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بحیرہ قلزم کی بندرگاہ [illegible] حیفہ میں برطانوی طاقت میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ حالیہ اطلاعات میں کہا گیا ہے۔ کہ ایک کروزر جہاز وہاں پہنچ گیا ہے۔ ساؤتھ کی ایک اطلاع میں کہا گیا ہے کہ ۳۰۰ بحری کمانڈو زمصر روانہ ہو گئے ہیں اور نہر سویز کے علاقہ میں قیام پذیر ہوں گے۔ (اسٹار)

مسٹر بیون کی فلسطینی پالیسی کیخلاف بغاوت

لندن ۱۱ جنوری۔ اسٹار کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ پارلیمان کے ممبر مسٹر رچرڈ کراسمین ۵ ہفتہ فلسطین میں ڈاکٹر وائز مین کے مہمان کی حیثیت سے قیام کرنے کے بعد واپس برطانیہ جا رہے ہیں۔ اور وہاں جا کر مسٹر بیون کی فلسطین کی پالیسی کے خلاف حکایت کی قیادت کریں گے۔ وہ لیبر پارٹی کے بعض غیر جانبدار حلقوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں گے۔ اور غالباً مخالف لوگوں کو مضبوط بنائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ برطانوی کابینہ کے بعض حلقوں میں مخالفت پائی جاتی ہے۔

یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ برطانیہ میں دائیں بازو اور بائیں بازو کے انتہا پسندوں کی طرف سے مسٹر بیون کی مخالفت کی مضبوط تحریک شروع ہو رہی ہے۔ مسٹر بیون اس کوشش میں ہیں کہ فلسطین میں یہودیوں کو مزید جارحانہ کارروائی سے باز رکھا جائے۔

ٹوری لیڈر مسٹر ایل۔ ایس۔ ایمری نے آج کے ٹائمز میں ایک خط لکھا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ "اسرائیل" کو تسلیم کر لیا جائے۔ مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن اس بات کا پہلے ہی مطالبہ کر چکے ہیں۔

مسٹر بیون اس تحریک سے بالکل بے پرواہ ہیں اور وہ پارلیمان کے ممبران اور وزراء کو دفاع کی پالیسی پر چیلنج کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سابقہ تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ پارلیمنٹری حلقے میں مسٹر بیون اپنی بات منوا سکتے ہیں۔ اور لیبر پارٹی کے اکثر ممبران کے حق میں ہیں (اسٹار)

لاہور میں وزیر اعظم کی سلامی

لاہور ۱۲ جنوری - ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۳ جنوری جمعرات کے دن عید میلاد النبی کے سلسلے میں ایک جلوس نکالا جائے گا۔ اور مغربی پنجاب کے وزیر اعظم شاہی قلعہ کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر دن کے دو بجے سلامی لینگے سلامی کی جگہ پر معزز مہمانوں کے ساتھ مستورات کے لئے بھی نشستوں کا انتظام ہوگا۔

پاکستان کی دستور ساز مجلس

۱۴ فروری کو اجلاس میزانیہ شروع ہو جائیگا

کراچی ۱۲ جنوری - حکومت پاکستان کی مجلس دستور (لیجسلیچر) کا اجلاس میزانیہ ۱۴ فروری کو شروع ہوگا بجٹ ۲۸ فروری کو پیش کیا جائے گا۔ اور اس پر بحث دو اور تین مارچ کو ہوگی۔

بجٹ کی منظوری کیلئے ۵ - ۷ اور ۸ مارچ رکھی گئی ہے سرکاری کام کے لئے صرف گیارہ دن مقرر کئے گئے ہیں۔ ۲۱ فروری کے دن غیر سرکاری بل پاس ہوں گے۔ اور دوسرے دن غیر سرکاری ریزولیوشن پیش کئے جائیں گے۔

مصر میں مخلوط وزارت

قاہرہ ۱۲ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ مصری وفد پارٹی نے ایک غیر جانبدار وزیر اعظم کے ماتحت مخلوط وزارت میں شامل ہونا *

سنگاپور میں شہری منصوبہ بندی

لندن ۱۲ جنوری (ریڈیو سے) سنگاپور میں پچھلے دنوں شہری منصوبہ بندی کا ایک ہفتہ منایا گیا۔ اس موقع پر برطانیہ کے شہری منصوبہ بندی کے مشہور ماہر مسٹر پیٹرک ابرکرومبی نے ایک نمائش کا افتتاح کیا جس میں دکھایا گیا کہ منصوبہ بندی سے اس شہر میں ...... زندگی کتنی خوشگوار ہو سکتی ہے پرانے شہر موجودہ شہر اور نئی شہادت کا مقابلہ کرکے بھی منصوبہ بندی کی اہمیت واضح کی گئی سنگاپور کے امپروومنٹ ٹرسٹ نے ۱۹۴۸ء میں چھ سو چھیالیس گھر اور چھتوں دوکانیں تعمیر کیں اور ایک ہزار ایک سو اڑتیس مکانوں اور چھیتر دوکانوں کی عمارات شروع کیں۔ سنگاپور شہر میں آبادی زیادہ ہے۔ اور مکان کم۔ یہی وجہ ہے کہ شہر کی توسیع کا کام باقاعدگی سے کیا جا رہا ہے

(ب - ا - س)

ایشیائی کانفرنس میں شرکت کرنیوالا

برمی نمائندہ

رنگون - ۱۲ جنوری - نئی دہلی میں ایشیائی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے برما کے وزیر خارجہ ۱۵ جنوری کو بذریعہ طیارہ نئی دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔ (اسٹار)

لنڈن میں ایشیائی کانفرنس کے متعلق گہری دلچسپی

لندن ۱۲ جنوری - نئی دہلی کی انڈونیشیا کے متعلق کانفرنس میں گہری دلچسپی پائی جاتی ہے اسٹار کا نامہ نگار رقمطراز ہے اگرچہ برطانیہ کی حکومت کا کانفرنس سے بلا واسطہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اس کو شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔ تاہم انڈونیشیا کے مسئلہ پر تمام دنیا میں اضطراب ہے کہ حکومت برطانیہ دہلی کانفرنس کی ابتدائی کارروائی کو بہت اشتیاق کے ساتھ دیکھ رہی ہے۔ خاص طور پر اس بات کے باعث بھی حکومت کو دلچسپی ہے کہ لندن میں یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ پنڈت نہرو نے کانفرنس طلب کرتے ہوئے ...... اسباب کو ملحوظ خاطر رکھا ہے کہ اقوام متحدہ کو فیصلہ کرانے کے کام میں امداد دی جائے۔ کانفرنس کے طلب کرنے میں ان کا کوئی اور مقصد نہیں ہے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ کانفرنس میں شرکت کرنے کے فیصلے میں مختلف ممالک نے بعض باتیں مخصوص رکھی ہیں۔ ان ممالک میں دولت مشترکہ کے ممبران مثلاً پاکستان لنکا آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ شامل ہیں برطانوی حکومت کا نظریہ یہ ہے کہ کانفرنس میں شرکت کرنے کا فیصلہ خود ان ممالک کے ہاتھ میں ہے۔ ڈچ اور انڈونیشیا میں آزادی کے متعلق اتفاق رائے ہے۔ اختلاف اسباب میں ہے کہ آزادی کس طرح حاصل کی جائے۔ ونسٹ ہال کو یقین ہے کہ اختلاف دور کیا جا سکتا ہے اور اسے سلامتی کونسل کے مذاکرات کے نتیجے پر بہت زیادہ امید ہے۔ (اسٹار)

بحیرہ روم میں امریکی بحری نقل و حرکت

پیرس ۱۲ جنوری مشرق وسطیٰ کی کشیدگی کے پیش نظر امریکی بیڑے کا ایک ...... تین تباہ کن جہازوں کے ہمراہ الجیریا سے بحیرہ روم میں گشت کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ خبروں کی اطلاعات سے پتہ ملتا ہے کہ برطانوی بحری فوج میں دو تباہ کن جہاز ایک آبدوز کشتی ایک طیارہ بردار

جنوبی روڈیشیا میں پلاٹینم کا انکشاف

لندن ۱۲ جنوری - جنوبی روڈیشیا میں کثیر مقدار میں پلاٹینم کے ذخیروں کا انکشاف کیا گیا ہے دیگر معدنیات جو آسانی کیساتھ نکالی جا سکتی ہیں ان میں سونا سکہ چاندی - جست کرومیم شامل ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ انکشاف سب سے زیادہ

جہاز ایک کروزر اور ایک تباہ کن جہاز مالٹا پہنچ گئے ہیں (اسٹار)

اقوام متحدہ میں عرب نمائندہ

بیروت ۱۲ جنوری - اقوام متحدہ میں فلسطینی وفد کے رئیس احمد الشکیری قاہرہ سے یہاں پہنچے وہ فلسطین کے سوال پر لبنان - شام اور عراق کے افسروں سے مذاکرات جاری رکھیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ فلسطین کی حکومت کی جانب سے مخصوص مشن پر ہیں۔

کل فلسطین کی حکومت میں وزیر انقلاب علی بے حسن حسنی - بھی بیروت پہنچے - (اسٹار)

مفاہمتی کمیشن کے متعلق ترکی کا رویہ

استنبول ۱۲ جنوری - فلسطین کے لئے اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن میں ترکی کے نمائندہ حسین لیئسین نے اسٹار سے کہا کہ کمیشن میں اپنے کام کے متعلق قبل از وقت بیان دینے سے متوقع نتائج کے خطرہ میں پڑ جانے کا امکان ہے۔ میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان کوششوں میں بہترین خواہش کے ساتھ اشتراک عمل کروں گا جو مشرق قریب کے اعصابی مرکز میں حق اور انصاف کی بنیاد پر امن قائم کرنے کے لئے کی جائیں گی۔ (اسٹار)

عرب لیگ کا حکومت عراق کو نوٹ

قاہرہ ۱۲ جنوری - اخبار المصری کے بیان کے مطابق عرب لیگ کے سیکریٹریٹ نے عراقی حکومت کو ایک نوٹ روانہ کیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ عرب لیگ کونسل اور سیاسی کمیٹی کے اجلاس کی قراردادوں کو سب سے پہلے منظور کرنے والا ملک عراق تھا۔

اخبار مذکور لکھتا ہے کہ سیکریٹریٹ کے نوٹ میں ان قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مصری فوج کو امداد نہ ملنا لیگ کونسل کے فیصلے کے منافی ہے۔ (اسٹار)

ڈاکٹر سبوریو کی ایشیائی نمائندوں سے ملاقات

نئی دہلی - ۱۲ جنوری - نئی دہلی میں مقیم انڈونیشیا کے نمائندے ڈاکٹر سبورسو نے کہا - کہ انہوں نے سیام آسٹریلیا اور افغانستان کے نمائندوں سے ملاقات کی اور انڈونیشیا کے حالات حاضرہ پر گفت و شنید کی۔

انہوں نے مزید کہا کہ وہ عنقریب ایران ترکی اور لنکا کے نمائندوں سے اس مقصد کے لئے ملاقات کریں گے۔ (اسٹار)

برمی سفیر کی شادی

کراچی ۱۲ جنوری - آج صبح پاکستان میں برمی سفیر اوبے کن بذریعہ ہوائی جہاز مولمین جانے کیلئے رنگون روانہ ہو گئے ۲۰ جنوری کو مولمین میں انکی شادی ہوگی۔ انکی شادی مولمین کے انکم ٹیکس افسر مسٹر خان کی برمی مسلمان دختر مس می می کھن سے ہوگی۔ مولمین میں رسم شادی کی ادائیگی کے بعد سفیر اور ان کی دلہن رنگون جائینگے جہاں ان کا شاندار خیر مقدم کیا جائیگا۔ اور وہ برمی یونین کے صدر کے مہمان خاص ہونگے۔ صدر موصوف اوبے کن کے گہرے دوست ہیں۔ رنگون کے استقبال میں برمی وزراء غیر ملکی نمائندے - سرکاری افسر اور ممتاز برمی باشندے شرکت کرینگے - پاکستان کے غیر ملکی نمائندوں میں ممتاز حیثیت کے حامل اوبے کن کے ساتھ پرسنل سیکرٹری اوہلا مانگ بھی ہونگے - وہ بھی ساتھ ہی ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز اپنی شادی کرنے ریاست شان میں ٹانجی کے مقام پر جائینگے۔

توقع ہے کہ یہ دونوں جوڑے اس ماہ کے آخر تک واپس کراچی پہنچ جائینگے۔ وہ سفیر کی سکونت گاہ نمبر ۵۴ کلفٹن میں اقامت گزیں ہوں گے (اسٹار)

* قبول کر لیا ہے۔ وفد پارٹی نے کہا ہے کہ موجودہ وزیر اعظم عبد الہادی پاشا غیر جانبدار نہیں۔ وفد کے سیکرٹری جنرل سراج الدین پاشا نے کل رات ایک بیان میں کہا۔ کہ وہ شاہ فاروق کی مرضی کے مطابق مخلوط وزارت میں شامل ہو رہے ہیں۔

ہندستان اور آئرلینڈ کے سفارتی تعلقات

نئی دہلی ۱۲ جنوری ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان اور آئرلینڈ کے درمیان موجودہ دوستانہ تعلقات کو مزید استوار کرنے کے لئے دونوں حکومتوں نے سفیروں کے تبادلے کا فیصلہ کیا ہے (اسٹار)

نئی دہلی میں لنکا کا دفتر اطلاعات

نئی دہلی ۱۲ جنوری یہاں لنکا کے ہائی کمشنر کے دفتر سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں لنکا کی خبریں تقسیم کرنے کے لئے ایک انفارمیشن آفس قائم کیا جائے گا۔ (اسٹار)

شاہ بلوط

دمشق ۱۲ جنوری - معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ کی وزارت زراعت نے شام کو شاہ بلوط کے .. ۱۰ کلوس وزنی بیج روانہ کئے ہیں تاکہ شام میں بھی شاہ بلوط اگائے جا سکیں۔ (اسٹار)

عرب پناہ گزینوں کے لئے تحفہ

بغداد ۱۲ جنوری - دفاع فلسطین کے لئے ...... نے فلسطین میں پناہ گزینوں کے لئے ۵ لاکھ ...... اور .. خیمے روانہ کرنے کا انتظام ...... (اسٹار)